سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: اٹھائیسویں

رسالہ نمبر 3

فتاوٰی کرامات غوثیہ

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
فتاوٰی کرامات غوثیہ

مسئلہ اولٰی:

از اوجین ریاست گوالیار مرسلہ جناب محمد یعقوب علی خاں صاحب　　　　۱۷ ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ

مسئلہ ۱۲: کیا فرماتے ہیں علمائے حق الیقین اور مفتیان پابند شرع متین اس مسئلہ میں کہ عبارت نظم "شام ازل اور صبح ابد" سے بیٹھ جانا براق کا وقت سواری آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ثابت ہے۔

"مقولۂ جبرئیل علیہ السلام"

نظم

مسند نشین عرش معلٰی یہی تو ہے	مفتاح قفل گنج فاوحٰی یہی تو ہے
مہتاب منزل شب اسرٰی یہی تو ہے	خورشید مشرق فتدلّٰی یہی تو ہے
ہمراز قرب ہمدم اوقاتِ خاصہ ہے	مژدہ ہزار عالم رب کا خلاصہ ہے
سن کر یہ بات بیٹھ گیا وہ زمیں پر	تھامی رکاب طائر سدرہ نے دوڑ کر
رونق افزائے دیں ہوئے سلطان بحر و بر	کی عرض پھر براق نے یاسید البشر
محشر کو جب قدم سے گہر پوش کیجئے	اپنے غلام کو نہ فراموش کیجئے

خیر الورٰی نے دی اسے تسکین کہا کہ ہاں
خوش خوش وہ سوئے مسجد اقصٰی ہوا رواں

صاحب "تحفہ قادریہ" لکھتے ہیں کہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایا اور اتنا بڑا اور اونچا ہوگیا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا۔ ارباب معرفت کے نزدیک اس معاملہ میں عمدہ تر حکمت یہ ہے کہ جس طرح آج کی رات محبوب اپنا دولت وصال سے فرح (خوشحال) ہوتا ہے اسی طرح محبوب کا محبوب بھی نعمت قرب خاص اور دولت اختصاص اور ولایت مطلق اور غوثیت بر حق اور قطبیت اصطفاء اور محبوبیت مجد وعلا سے آج مالا مال ہی کردیا جائے۔

چنانچہ صاحب "منازل اثنا عشریہ" "تحفہ قادریہ" سے لکھتا ہے کہ اس وقت سیدی ومولائی مرشدی وملجائی، قطب الاکرم، غوث الاعظم، غیاث الدارین وغوث الثقلین، قرۃ العین مصطفوی نور دیدۂ مرتضوی، حسنی حسینی سروحدیقہ مدنی، نور الحقیقت والیقین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روح پاک نے حاضر ہو کر گردن نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور اس طرح عرض کیا۔ (بیت)

بر سر و دیدہ ام بنہ اے مہ نازنین قد بود بسر نوشت من فیض قدم ازیں قدم

(اے نازنین میرے سر اور آنکھوں پر قدم رکھئے تاکہ اس کی برکت سے میری تقدیر پر فیضان قدم ہو۔ت)

خواجہ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور اس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا: میں آپ کے فرزندان ذریات طیبات سے ہوں اگر آج نعمت سے کچھ منزل بخشئے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا۔ فرمایا: تو محی الدین ہے اور جس طرح میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کُل اولیاء کی گردن پر ہوگا۔

بیت قصیدہ غوثیہ:

وکل ولی لہ قدم وانی علی قدم النبی بدر الکمال[1]

(ہر ولی میرے قدم بقدم ہے اور میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں۔ت)

[1] فتوح الغیب علی ھامش بھجۃ الاسرار القصیدۃ الغوثیۃ مصطفٰی البابی مصر ص ۲۳۱

پس ان دونوں عبارت کتب سے کون سی عبارت متحقق ہے ؟ کس پر عمل کیا جائے ؟ یا دونوں ازروئے تحقیق کے درست ہیں؟ بیان فرمائیے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

الجواب:

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سواری کے وقت براق کا شوخی کرنا، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسے تنبیہ فرمانا کہ :
"اے براق ! کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یہ برتاؤ ! واللہ ! تجھ پر کوئی ایسا سوار نہ ہوا جو اللہ عزوجل کے حضور ان سے زیادہ رتبہ رکھتا ہو۔"

اس پر براق کا شرمانا، پسینہ پسینہ ہو کر شوخی سے باز رہنا، پھر حضور پر نور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ کا سوار ہونا، یہ مضمون تو ابوداود وترمذی ونسائی وابن حبان وطبرانی وبیہقی وغیرہم اکابر محدثین کی متعدد احادیث صحاح وحسان وصوالح سے ثابت۔

کما بسط اکثرھا المولی الجلال السیوطی قدس سرہ فی خصائصہ الکبرٰی[2] وغیرہ من العلماء الکرام فی تصانیفھم الحسنٰی۔	جیسا کہ اس میں سے اکثر کی تفصیل امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الخصائص الکبرٰی" میں اور دیگر علماء کرام نے اپنی شاندار تصانیف میں فرمائی ہے۔ (ت)

اور اس کا حیا کے سبب براہ تذلل وانقیاد پست ہو کر لپٹ جانا بھی حدیث میں وارد ہے۔

ففی روایۃ عند ابن اسحٰق رفعا الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال فارتعشت حتی لصقت بالارض فاستویت علیھا[3]۔	اور ایک روایت میں ابن اسحٰق سے مرفوعًا مروی ہے کہ حضور پر نور صلوات اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں: جب جبریل نے اس سے کہا تو براق تھرّا گیا اور کانپ کر زمین سے چسپاں ہو گیا، پس مَیں اس پر سوار ہو گیا۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

---

[2] الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء حدیث ام سلمہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات ہند ۱/ ۱۷۹، المواھب اللدنیۃ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۴۱ م السیرۃ النبویۃ لابن ھشام ذکر الاسراء والمعراج دار ابن کثیر بیروت الجزأین، الاول والثانی ص ۳۹۸

[3] المواھب اللدنیۃ بحوالہ ابن اسحٰق المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳ / ۳۹

اوریہ روایت کہ سوال میں تحفہ قادریہ سے ماثور، اس کی اصل بھی حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم میں مذکور۔۔۔۔ فاضل عبدالقادر قادری عـــہ بن شیخ محی الدین اربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کتاب حرز العاشقین میں فرماتے ہیں:

ان لیلۃ المعراج جاء جبرئیل علیہ السلام ببراق الٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاھر، ونعل رجلہ کالھلال الباھر،	یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلٰوۃ والسلام خدمت اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اُچک لے جانیوالی بجلی سے زیادہ شتاب رو تھا، اور اس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکاچوند ڈالنے والا ہلال

عـــہ: حضرت علامہ عبدالقادر قادری بن محی الدین الصدیقی الاربلی جامع علوم شریعت وحقیقت تھے۔ علماء کرام اور صوفیہ عظام میں عمدہ مقام پایا۔ آپ کے اساتذہ میں الشیخ عبدالرحمٰن الطالبانی جیسے اجلّہ فضلاء شامل ہیں۔ اور فہ میں ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں وصال پایا۔ آپ کی تصانیف میں سے مشہور کتابیں یہ ہیں:

۱۔ آداب المریدین ونجاۃ المسترشدین ۲۔ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر

۳۔ النفس الرحمانیۃ فی معرفۃ الحقیقۃ الانسانیہ ۴۔ الدر المکنون فی معرفۃ السر المصون

۵۔ حدیقۃ الازھار فی الحکمۃ والاسرار ۶۔ شرح الصلاۃ المختصرۃ للشیخ اکبر

۷۔ الدرر المعتبرۃ فی شرح الابیات الثمانیہ عشرہ ۸۔ شرح اللمعات للفخر الدین العراقی

۹۔ القواعد الجمعیۃ فی الطریق الرفاعیۃ ۱۰۔ مجموعۃ الاشعار فی الرقائق والاثار

۱۱۔ مرآۃ الشھود فی وحدۃ الوجود ۱۲۔ مسک الختام فی معرفۃ الامام، مختصر فی کراستہ

۱۳۔ الالھامات الرحمانیہ فی مراتب الحقیقۃ الانسانیۃ ۱۴۔ حجۃ الذاکرین ورد المنکرین۔

۱۵۔ الطریقۃ الرحمانیہ فی الرجوع والوصول الی الحضرۃ العلیۃ۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

ا۔ معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، الجزء الخامس ص ۳۵۴

ب۔ ھدیۃ العارفین، اسماعیل باشا البغدادی جلد اول ص ۶۰۵

ومسمارہ کالانجم الظواھر،ولم یأخذہ السکون والتمکین لیرکب علیه النبی الامین،فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ،لم لم تسکن یابراق حتی ارکب علیٰ ظھرک،فقال روحی فداءً لتراب نعلك یارسول الله اتمنی ان تعاھدنی ان لاترکب یوم القیٰمة علیٰ غیر حین دخولك الجنة،فقال النبی صلی الله علیه وسلم یکون لك ماتمنیت،فقال البراق التمس ان تضرب یدك المبارکة علیٰ رقبتی لیکون علامة لی یوم القیٰمة،فضرب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدہ علیٰ رقبة البراق،ففرح البراق فرحاً حتی لم یسع جسدہ روحه ونمٰی اربعین ذراعامن فرحه وتوقف فی رکوبه لحظة لحکمة خفیة ازلیة،فظھرت روح الغوث الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه وقال یا سیدی ضع قدمك علیٰ رقبتی وارکب،فوضع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قدمه علیٰ رقبته ورکب،فقال قدمی علیٰ رقبتك وقدمك علیٰ رقبة کل اولیاء الله تعالیٰ[4] انتھٰی۔

اور اس کی کیلیں جیسے روشن تارے۔ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے لئے اسے قرار وسکون نہ ہوا، سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور کی خاکِ نعل پر قربان، میری آرزو یہ ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمالیں کہ روز قیامت مجھی پر سوار ہو کر جنت میں تشریف لے جائیں۔ حضور معلّٰی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ براق نے عرض کی: میں چاہتا ہوں حضور میری گردن پر دست مبارک لگادیں کہ وہ روز قیامت میرے لیے علامت ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔ دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت وشادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اور طرب سے پھول کر چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا۔ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لحظہ سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے آقا! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا: "میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر۔"

---

[4] تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المنقبۃ الاولی سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۴،۲۵

نوٹ: زیر نظر نسخہ حضرت مولانا ابوالمنصور محمد صادق قادری فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

اس کے بعد فاضل عبدالقادر اربلی فرماتے ہیں:

فایاك یااخی ان تکون من المنکرین المتعجبین من حضور روحه لیلة المعراج لانه وقع من غیره فی تلك اللیلة کما هو ثابت بالاحادیث الصحیحة کرؤیته صلی الله تعالٰی علیه وسلم ارواح الانبیاء فی السمٰوٰت وبلالا فی الجنة واویسا القرنی فی مقعد الصدق و	یعنی اے برادر! بچ اور ڈر اس سے کہ کہیں تُو انکار کر بیٹھے اور شعب معراج حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حاضری پر تعجب کرے کہ یہ امر تو صحیح حدیثوں میں اوروں کے لئے وارد ہوا ہے، مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آسمانوں میں ارواح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عــہ۱ کو ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ عــہ۲ کو دیکھا اور مقعد صدق میں اویس قرنی اور

عــہ۱: تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تفضیله صلی الله تعالٰی علیه وسلم المطبعة الشرکة الصحافیة ۱/۱۴۵

عــہ۲: حدیث شریف میں ہے: قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم لبلال صلوٰة الغداة یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته عندك فی الاسلام منفعة فانی سمعت اللیلة خشف نعلیك بین یدی فی الجنة[5]. الحدیث

ایک اور حدیث میں یوں ہے: عن ابن عباس قال لیلة اسری برسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم دخل الجنة فسمع فی جانبها خشفا فقال یاجبریل من هذا فقال هذا بلال المؤذن فقال قد افلح بلال رأیت له کذا کذا[6]۔

حضرت ابوامامہ کی روایت میں مرفوعًا ہے: فقیل هذا بلال یمشی امامک[7]۔

مذکورہ روایات اور احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جنت میں ملاحظہ فرمایا۔

[5] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالك وبلال ۲/۲۹۲

[6] منتخب کنز العمال علی هامش مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۴/۲۶۹

[7] الکامل لابن عدی ترجمه یحیٰی بن ابی حیة ابو جناب الکلبی دار الفکر بیروت ۷/۲۶۷۰

امرأۃ ابی طلحۃ فی الجنۃ، وسماعہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خشخشۃ الغمیصاء	بہشت میں زوجۂ ابوطلحہ عــہ۱ کو اور جنت میں غمیصاء بنت ملحان کی پچل عــہ۲ سنی، جیسا کہ ہم اس سے قبل ذکر کرچکے ہیں۔

عــــہ۱: حدیث میں ہے: عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال رأیت الجنۃ فرأیت امرأۃ ابی طلحۃ الحدیث[8]۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے جنت میں ابوطلحہ کی زوجہ کو دیکھا۔

عــــہ۲: حدیث شریف میں ہے: عن انس عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت من ھذا قالوا ھٰذہ الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالك[9]۔

ایک اور روایت میں یوں بیان ہوا: عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت خشخشۃ بین یدی فاذا ھی الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالک[10]۔

مسند احمد کی دوسری روایت یوں ہے: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخلت فسمعت بین یدی خشفۃ فاذا انا بالغمیصاء بنت ملحان[11]۔

ان روایات کا مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کی والدہ حضرت غمیصاء بنت ملحان رضی اللہ تعالٰی عنہا کی جنت میں پچل سنی۔

نوٹ: یاد رہے کہ غمیصاء بنت ملحان یہی زوجۂ ابوطلحہ ہیں۔ **فاعلم ذٰلك**

(حاشیہ منجانب امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ)

---

[8] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالك وبلال ۲۹۲/۲

[9] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالك وبلال ۲۹۲/۲

[10] مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۹۹/۳

[11] مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۰۶/۳

بنت ملحان فی الجنۃ کما ذکرنا قبل ھذا،وذکر فی حرز العاشقین وغیرہ من الکتب ان نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لقی لیلۃ المعراج سیدنا موسٰی علیہ السلام فقال موسٰی مرحبابالنبی الصالح والاخ الصالح انت قلت علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل، ارید ان یحضراحد من علماء امتك لیتکلم معی فاحضر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روح الغزالی رحمہ اللہ تعالٰی الی موسٰی علیہ السلام (وساق القصۃ ثم قال)،وفی کتاب رفیق الطلاب لاجل العارفین الشیخ محمد الجشتی نقلا عن شیخ الشیوخ قال قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انی رأیت رجالا من امتی فی لیلۃ المعراج ارانیھم اللہ تعالٰی (الخ ثم قال)وقال الشیخ نظام الدین الکنجوی کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم راکبا علی البراق و

اور حرز العاشقین وغیرہ کتابوں میں کہ حضرت سیدنا موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی درخواست پر حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے روح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو حکم حاضری دیا۔روح امام نے حاضر ہو کر موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام سے کلام کیا۔ [عہ۱] اور عارف اجل شیخ محمد چشتی نے کتاب رفیق الطلاب میں حضرت شیخ الشیوخ قدست اسرارہم سے نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج کچھ لوگ اپنی امت کے ملاحظہ فرمائے [عہ۲] اور شیخ نظام الدین گنجوی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے تھے: جب حضور پُرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ رونق افروز پشت براق پر تھے اور براق کا زین پوش میرے کندھے پر تھا۔ اور عمدۃ المحدثین امام نجم الدین غیطی کتاب المعراج میں فرماتے ہیں: جب حضور معلّٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی تک تشریف لے گئے اس پر ایک ابر چھایا [عہ۳] جس میں ہر قسم کا رنگ تھا، جبریل امین

عہ۱: (ا) نبراس شرح شرح عقائد، علامہ عبدالعزیز پرہاروی، ص ۳۸۸

(ب) مقابیس المجالس اردو ترجمہ از واحد بخش سیال ص ۲۵۵

(ج) معراج النبی از علامہ سید احمد سعید کاظمی ص ۲۸ اور مابعد

(د) عرفان شریعت (مجموعہ فتاوی امام احمد رضا) مرتبہ مولانا محمد عرفان علی حصہ سوم ص ۸۴ تا ۹۱

عہ۲: رفیق الطلاب مجتبائی دہلی ص ۲۸

عہ۳: عمدۃ الفضلاء المحققین امام نجم الدین غیطی فرماتے ہیں: واماالرفرف فیحتمل ان المراد بہ السحابۃ التی غشیتہ وفیھا من کل لون التی رواھا ابن ابی حاتم عن انس وعندما غشیتہ تاخر عنہ جبریل۔ (کتاب المعراج (مؤلفہ رجب ۹۹۹ھ) مطبوعہ مصر، ص ۸۹)

غاشیته علی کتفی انتهی وقال عمدة المحدثین الامام نجم الدین الغیطی فی کتاب المعراج ثم رفع الی سدرة المنتهٰی فغشیه سحابة فیها من کل لون فتأخر جبریل علیه السلام ثم عرج لمستو سمع فیه صریف الاقلام ورأی رجلا مغیبا فی نور العرش فقال من هذا أملک؟ قیل:لا۔قال:أنبی؟ قیل:لا، هذا رجل کان فی الدنیا لسانه رطب من ذکر الله تعالٰی وقلبه معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیه قط[12] الخ مافی التفریح ملخصا۔	علیہ الصلوٰۃ والسلام پیچھے رہ گئے۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مستوی پر جلوہ عـــہ۱ فرماہوئے وہاں قلموں کے لکھنے کی آواز گوشِ اقدس میں آئی اور ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ نور عرش میں چھپاہوا ہے، حضور نے دریافت فرمایا: کیا یہ فرشتہ ہے؟ جواب ہوا۔: نہیں۔ پوچھا کیا یہ نبی ہے؟ کہا: نہیں بلکہ یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یادِ خدا میں تر رہتی اور دل مسجدوں میں لگا رہتا۔ کبھی کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر اپنے والدین کو بُرا نہ کہلوایا عـــہ۲ انتھی۔

یعنی جب معراج میں اتنے لوگوں کی ارواح کا حاضر ہونا احادیث واقوال علماء واولیاء سے ثابت ہے تو روح اقدس حضور پرنور سید الاولیاء غوث الاصفیاء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حاضری، کیا جائے تعجب وانکار ہے بلکہ ایسی حالت میں حاضر نہ ہونا ہی محل استعجاب ہے۔ اک ذرا انصاف واندازہ قدر قادریت درکار ہے۔

اقول وبالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔ت) فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنے رسالہ "هدی الحیران فی نفی الفئی عن سیدالاکوان" میں بعونہ تعالٰی ایک فائدہ جلیلہ لکھا کہ مطالب چند قسم ہیں، ہر قسم کا مرتبہ جدا اور ہر مرتبہ کا پایہ ثبوت علیحدہ۔ اس قسم مطالب احادیث میں ظہور نہ ہونا مضر نہیں، بلکہ کلمات علماء ومشائخ میں ان کا ذکر کافی۔

عـــہ۱: امام نجم الدین غیطی فرماتے ہیں: ثم عرج به حتی ظهر لمستوی سمع فیه صریف الاقلام۔ (کتاب المعراج، مطبوعہ مصر، ص۸۹،۸۷)

عـــہ۲: تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: کتاب المعراج ص۹

---

[12] تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المنقبة الاولی سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص۲۸تا۲۵

امام خاتمۃ المحدثین جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سرہ الشریف نے "**مناهل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء** " میں اس روایت کی نسبت کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور پُر نور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ کے وصال اقدس کے بعد کلام طویل میں حضور کو ہر جملہ پر بکلمہ "**بابی انت وامی یارسول الله**" (یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ت) ندا کرکے فضائل جلیلہ وخصائص جمیلہ بیان کئے، تحریر فرمایا:

لم اجده فی شیئ من کتب الاثر لکن صاحب اقتباس الانوار وابن الحاج فی مدخله ذکراه فی ضمن حدیث طویل وکفٰی بذلك سندا لمثله فانه لیس ممایتعلق بالاحکام[13]۔	یعنی میں نے یہ روایت کسی کتابِ حدیث میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اور امام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے ایک حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اور ایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے تعلق نہیں انتہی۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نسیم الریاض[14] شرح شفاء قاضی عیاض میں نقل کیا اور مقرر رکھا۔

بالجملہ روح مقدس کا شب معراج کو حاضر ہونا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حضرت غوثیت کی گردن مبارک پر قدم اکرم رکھ کر براق یا عرش پر جلوہ فرمانا، اور سرکار ابد قرار سے فرزند ارجمند کو اس خدمت کے صلہ میں یہ انعام عظیم عطا ہونا____ان میں کوئی امر نہ عقلاً اور شرعاً مہجور اور کلماتِ مشائخ میں مسطور وماثور، کتبِ حدیث میں ذکر معدوم، نہ کہ عدم مذکور، نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور، اور قدرت قادر وسیع وموفور، اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر ردوانکار کیا مقتضائے ادب وشعور۔

اب یہ رہا کہ اس حدیث میں کہ براق برق رفتار زمین سے لپٹ گیا۔ اور اس روایت میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم گردنِ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ پر قدم رکھ کر زیب پشتِ براق ہوئے، بظاہر تنافی ہے۔

اقول: اصلاً منافات نہیں، بلکہ جب اسی روایت میں مذکور کہ براق فرط فرحت سے

---

[13] نسیم الریاض بحوالہ مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع برکات رضا گجرات ہند ۱/ ۲۴۸

[14] نسیم الریاض بحوالہ مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع برکات رضا گجرات ہند ۱/ ۲۴۸

چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا اور پُر ظاہر کہ جو مَرْکَب عہ۱ اس قدر بلند ہو وہ کیسا ہی زمین سے ملصق عہ۲ ہو جائے تاہم قامتِ انسان سے بہت بلند رہے گا اور اس پر سواری کے لئے ضرور حاجتِ نردبان عہ۳ ہوگی۔ اب ایک چھوٹے سے جانور فیل عہ۴ ہی کو دیکھئے کہ جب ذرا بلند وبالا ہوتا ہے اسے بٹھا کر بھی بے زینہ سواری قدرے دقت رکھتی ہے۔ تو اگر براق بوجہ حیاء وتذلل حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سواری کے لئے زمین سے لپٹ گیا ہو اور پھر بھی بوجہ طول ارتفاع حاجت زینہ ہو جس کے لئے روح سرکار غوثیت مدار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حاضر ہو کر اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زیر قدم اکرم اپنا شانہ مبارک رکھا ہو، کیا جائے استعجاب عہ۵ ہے۔

وصلی الله تعالٰی علی الحبیب الاکرم وآله وصحبه اهل الکرم وابنه الکریم الغوث الاعظم وعلینا بجاههم وبارك وسلم۔ والله سبحٰنه وتعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔	اللہ تعالٰی اپنے حبیب اکرم، آپ کے کرم والے آل واصحاب، آپ کے کریم بیٹے غوث اعظم اور ان کے صدقے میں ہم پر رحمت، برکت اور سلام نازل فرمائے۔ (ت)

مسئلہ دوم:

از کٹھور ضلع سورت اسٹیشن سائن پرب مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب　　۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ

مسئلہ ۱۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں:

اول: ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلّٰی پر اپنے اوپر سوار کرکے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر سوار کرکے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی، یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور حضرت جبریل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انجام کو نہ پہنچا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔

عہ۱: مَرْکَب بمعنی سواری عہ۲: ملصق ہونا: چمٹ جانا، مل جانا عہ۳: سیڑھی عہ۴: ہاتھی عہ۵: تعجب۔

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔
تیسرے یہ کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے ناراض اور غصہ میں ہو کر چھین لی تھی۔
چوتھے یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالٰی حضرت ابو بکر صدیق سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔
ان اقوال کا کیا حال ہے؟ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پائیں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

المستفتی

عبدالحق عفاعنہ کٹھور، ضلع سورت، گجرات (بھارت)

مؤرخہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ

الجواب:

اللھم لك الحمد فقیر غفراللہ تعالٰی لہٗ کلمات چند مجمل وسودمند [عہ۱] گزارش کرے اگرچہ فریقین میں سے کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالٰی حق وانصاف ان سے متجاوز نہیں **والحق احق ان یتبع والله الهادی الی صراط مستقیم** (اور حق ہی اتباع کے زیادہ لائق ہے، اور اللہ تعالٰی سیدھی راہ دکھانے والا ہے۔)
جواب سوال ۲: یہ قول کہ "اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائز الاطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پُر نور رضی اللہ تعالٰی عنہ تلو مرتبہ نبوت [عہ۲] "

عہ۱: مفید

عہ۲: مرتبہ غوثیت، مرتبہ نبوت کے پیچھے اور اس سے نیچے ہے۔

ہے۔ خود حضور معلّٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: "جو قدم میرے جدِّ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے، کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔

از نبی بر داشتن گام از تو بنہادن قدم غیر اقدام النبوۃ سدّ ممشاھا الختام[15]

(نبی کا کام قدم اٹھانا اور آپ کا کام قدم رکھنا ہے علاوہ اقدام نبوت کے، کہ وہاں ختم نبوت نے راستہ بند کر دیا ہے)

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے وارد:

لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد[16] و الترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہما۔	میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا (اس کو امام احمد، ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے جبکہ طبرانی نے معجم کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ت)

دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے وارد:

لو عاش ابراھیم لکان صدیقانبیا۔رواہ ابن عساکر[17] عن جابر بن عبداللہ وعن ابن عباس وعن ابن ابی اوفٰی والباوردی	اگر ابراہیم جیتے تو صدیق وپیغمبر ہوتے۔(اس کو ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور ابن ابی اوفٰی سے، جبکہ الباوردی نے حضرت

15

[16] جامع الترمذی ابواب المناقب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۹، المستدرك للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ لوکان بعدی نبی لکان عمر دار الفکر بیروت ۳/ ۸۵، المعجم الکبیر حدیث ۴۷۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/ ۱۸۰، مسند امام احمد بن حنبل حدیث عقبہ بن عامر المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۱۵۴

[17] تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر بنیہ وبناتہ علیہ الصلوۃ والسلام وازواجہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۷۵ تا ۷۹، کنز العمال بحوالہ الباوردی عن انس وابن عساکر عن جابر بن عبداللہ، ابن عباس وابن ابی اوفٰی حدیث ۳۲۲۰۴ ۱۱/ ۴۶۹

عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنهم۔	انس بن مالک سے روایت کیا، اللہ تعالٰی ان سے راضی ہو۔)

علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہٗ کی نسبت کہا ہے کہ: "اگر اب کوئی نبی ہوسکتا تو وہ ہوتے۔" امام ابن حجر مکی اپنے فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

قال فی "شرح المهذب" نقلا عن الشیخ الامام المجمع علی جلالته وصلاحه وامامته ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمته لو جاز ان یبعث الله فی هذه الامة نبیا لکان ابا محمد الجوینی[18]۔	شرح مہذب میں کہا نقل کرتے ہوئے اس شیخ وامام سے جن کی جلالت وصلاحیت وامامت پر اجماع ہے یعنی ابو محمد جوینی علیہ الرحمہ جن کے تعارف میں کہا گیا ہے کہ اگر اب اللہ تعالٰی کی طرف سے اس امت میں کسی نبی کو بھیجنا جائز ہوتا تو وہ ابو محمد جوینی ہوتے (ت)

مگر ہر حدیث حق ہے، ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہیے، بے ثبوت نسبت جائز نہیں، اور قول مذکور ثابت نہیں۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

جواب سوال ۴: حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دودھ پلانا، بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں **کما رأیت فی بعض کتبهم التصریح بذٰلک** (جیسا کہ میں نے ان کی بعض کتابوں میں اس پر تصریح دیکھی۔ ت)

اس تقدیر پر تو اصلاً استبعاد عہ۱ نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایراد کیا گیا سب بے جا وبے محل ہے اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہو، تاہم بلاشبہہ عقلاً اور شرعاً جائز اور اس میں درایۃً کوئی استحالہ عہ۲ درکنار استبعاد بھی نہیں۔ "اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾"[19]۔ (بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ت)

عہ۱: دور از قیاس عہ۲: محال ہونا

[18] الفتاوی الحدیثیہ مطلب قیل لو جاز ان یبعث اللہ فی ھٰذہ الامۃ نبیا الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۳۲۵، ۳۲۴

[19] القرآن الکریم ۲/ ۲۰

نہ ظاہر میں ام المومنین کے پاس شیر نہ ہونا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ للعادہ عہ۱ اسباب ظاہر پر موقوف نہیں، نہ روح عام متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہا مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی۔ نہ جسم، جسم شہادت میں منحصر۔ جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ عہ۲ کیفما کان عہ۳ شک نہیں کہ روح مفارق عہ۴ کی طرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود ووضع وتمکن وغیرہ اعراض جسم وجسمانیت قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول عہ۵ یالیت شعری جب ارواح شہداء کا میوہ ہائے جنت کھانا ثابت۔

الترمذی عن کعب بن مالك قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان ارواح الشهداء فی طیر خضر تعلق من ثمر الجنة[20]۔	(امام ترمذی کعب ابن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں میں میوہ ہائے جنت سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔

جبکہ دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کے لئے یہی ارشاد:

الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالك عن الزهری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالك عن ابیه رضی الله تعالٰی عنه عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم نسمة المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه الله تعالٰی فی جسده یوم یبعثه[21]۔	امام احمد امام شافعی سے وہ امام مالک سے وہ زہری سے وہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ) مومن کی روح پرندہ کی صورت میں جنت کے درختوں میں رہتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالٰی اسے اپنے جسم کی طرف لوٹادے گا۔

عہ۱: عادت کے خلاف، کرامت وغیرہ عہ۲: وہ احادیث جو احوال برزخ پر مشتمل ہیں ان میں جسم مثالی بکثرت ذکر آیا ہے لہٰذا وہ احادیث جسم مثالی کے وجود پر گواہ ہیں۔ عہ۳: کوئی بھی صورت ہو

عہ۴: جسم سے جدا روح عہ۵: اہل سنت کے نزدیک اپنے ظاہری معنی پر ہے ان میں کوئی تاویل نہیں کی گئی۔

[20] جامع الترمذی ابواب فضائل الجهاد باب ماجاء فی ثواب شهید امین کمپنی دہلی ۱/۱۹۷

[21] مسند احمد بن حنبل حدیث کرب بن مالك انصاری المکتب الاسلامی بیروت ۳/۴۵۵

تو دودھ پلانے میں کیا استحالہ ہے۔ حال روح بعد فراق و پیش از تعلق میں فارق عـــہ۱ کیا ہے؟ آخر حضرت ابراھیم علی ابیہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے صحیح حدیث میں ہے: "جنت میں دودایہ ان کی مدتِ رضاعت پوری کرتی ہیں۔"

رواہ احمد ومسلم عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وانہ لو ظئرین یکملان رضاعہ فی الجنۃ[22]۔	اس کو امام احمد ومسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم میرا بیٹا جو شیر خوارگی کی عمر میں وصال فرماگیا ہے بیشک جنت میں اس کیلئے دودایہ ہیں جو اس کی مدت رضاعت پوری کریں گی۔ (ت)

بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ یں نہ مثبت وقوع عـــہ۲ قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف عـــہ۳ وبے اصل ہے۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

جواب سوال ۳: زنبیل ارواح عـــہ۴ چھین لینا خرافات مخترعہ جہّال سے ہے۔ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ، اولیاء بشر سے بالاجماع افضل۔ تو مسلمانوں کو ایسے اباطیل واہیہ

عـــہ۱: روح کے جسم سے جُدا ہونے کے بعد کی حالت اور جسم سے متعلق ہونے سے پہلے کی حالت میں کوئی فرق نہیں۔

عـــہ۲: ان دلائل سے استحالہ کی نفی ہوتی ہے لیکن اس کا واقع ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

عـــہ۳: من گھڑت، جھوٹ، بے ہودہ

عـــہ۴: روحوں کا تھیلا۔

---

[22] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال الخ قدیمی کتب خانہ ۲/ ۲۵۴، مسند احمد بن حنبل عن انس بن مالک المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۱۲

سے احترام لازم عـــہ۔ واللہ الھادی الی سبیل الرشاد۔

جواب سوال ۵: یونہی جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے افضل ہیں یا ان کے ہمسر ہیں،

عـــہ: تنبیہ: بنائے انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کچھ روحیں بامر الٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام کی طرف پلٹ آئی ہوں کہ احیاء مردہ حضور پر نور ودیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے کہ جس کے انکار کی گنجائش نہیں۔

یوں ہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظرِ صحائف محو واثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا برکت دُعائے محبوب قبض سے باز رکھے گئے ہوں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب لواقح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربنی قدس سرہٗ میں لکھتے ہیں:

لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت وحضر عزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ ارجع الی ربك فراجعہ فان الامر نسخ فرجع عزرائیل وشفی احمد من تلك الضعفۃ وعاش بعدھا ثلاثین عاما[23]۔	یعنی جب ان کے صاحبزارے احمد ناتواں ہو کر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہوچکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے، صاحبزادے نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس برس زندہ رہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

---

[23] الطبقات الکبرٰی (لواقح الانوار) خاتمۃ الکتاب ترجمہ ۲۰ شیخ محمد الشربینی دارالفکر بیروت ۱۸۵/۲

گمراہ بدمذہب ہے۔ سبحان اللہ، اہل سنت کا اجماع ہے کہ حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام اولیاء مرجع العرفاء امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرم وافضل واتم واکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی، شیعی، رافضی مانتے ہیں، نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفضیل عـــہ دینی کہ معاذاللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**۔

یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا جائے کہ میں نے حق محبت حضور پر نور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل بتایا، حالانکہ ان بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، **وباللہ التوفیق**۔

جواب سوال ا: رہا شب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حاضر ہو کر پائے اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا، اور وقتِ رکوب براق یا صعود عرش زینہ بننا، شرعاً وعقلاً اس میں کوئی بھی استحالہ نہیں۔

سدرۃ المنتہٰی اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظر ارواح۔ عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کو عرش بلکہ مافوق العرش تک ثابت وواقع، جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاء کا منکر۔ بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ:

"اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔"

نہ اس قصہ میں معاذاللہ بوئے تفضیل یا ہمسری حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نکلتی ہے، نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جاسکتا ہے۔ کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔ درپردہ اس میں براق کو فضیلت دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ نفس نفیس تو نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعے سے حضور کی رسائی ہوئی۔

عـــہ: فضیلت دینا

یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم واجلال سلاطین بجالاتے ہیں کیا ان کے یہ معنٰی ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے ؟۔۔۔۔۔۔علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر۔۔۔۔۔نردبان[عہ۱] ہی کو دیکھیں کہ زینہ صعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں۔

فرض کیجئے کہ ہنگام بت شکنی حضرت امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پر نور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلٰی آلہٖ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کر بت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو معاذاللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ قادر تھے۔ غرض ایسے معنے محال، نہ ہر گز عبارت قصہ سے مستفاد، نہ ان کے قائلین بے چاروں کو مراد، **واللہ الھادی الٰی سبیل الرشاد** (اوراللہ تعالٰی ہی درست راستے کی طرف ہدایت عطافرمانے والا ہے۔ت)

یہ بیان ابطال استحالہ واثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا۔ رہا اس روایت کے متعلق بقیہ کلام، وہ فقیر غفراللہ تعالٰی کے مجلد دوم[عہ۲] **العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ** کی کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی اوجین سے آیا اور اس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا۔

خلاصہ مقصد اس کا مع زیادات جدیدہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور، اس میں عقلی وشرعی کوئی استحالہ نہیں، بلکہ احادیث واقوال اولیاء وعلماء میں متعدد بندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد۔

(۱،۲) مسلم اپنی صحیح اور ابوداود طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبد بن حمید بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ودخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ قالوا ھذا بلال ثم دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ	میں جب جنت میں داخل ہوا تو ایک پچل سنی، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ملائکہ نے عرض کی: یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا، پچل سنی، میں نے پوچھا

عہ۱: سیڑھی

عہ۲: یاد رہے کہ فتاوٰی رضویہ قدیم میں یہ مسائل شاملِ اشاعت نہیں ہوسکے تھے اب ان کو اشاعت جدید میں کتاب الشتّٰی کے پیش نظر جلد میں شامل کر دیا گیا ہے۔

قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان[24]۔	یہ کیا ہے؟ عرض کیا: غمیصاء بنت ملحان، یعنی ام سلیم مادرِ انس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہوا کما ذکرہ الحافظ فی التقریب[25] (جیسا کہ حافظ نے تقریب میں اس کو ذکر کیا۔ت)

(۳) امام احمد وابویعلٰی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور

(۴) طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل بسند حسن ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روای، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت فی جانبھا وجسا فقلت یا جبرئیل ماھذا قال ھذا بلال المؤذن[26]۔	میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ بلال مؤذن ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(۵) امام احمد ومسلم ونسائی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور والا صلوات اللہ تعالٰی وسلامہٗ علیہ فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت خشفة بین یدی، فقلت ماھذہ الخشفة، فقیل الغمیصاء بنت ملحان[27]۔	(میں بہشت میں رونق افروز ہوا، اپنے آگے ایک کھٹکا سنا، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: غمیصاء بنت ملحان۔

[24] کنزالعمال بحوالہ عبد بن حمید عن انس والطیالسی عن جابر حدیث ۳۳۱۶۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۶۵۳، مسند ابی داود الطیالسی عن جابر حدیث ۱۷۱۹ دار المعرفۃ بیروت الجزء السابع ص ۲۳۸، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۹۲

[25] تقریب التہذیب ترجمہ ۸۷۸۰ ام سلیم بنت ملحان دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۶۸۸

[26] کنزالعمال حدیث ۳۳۱۶۲ و ۳۳۱۶۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۶۵۳، الکامل لابن عدی ترجمہ یحیٰی بن ابی حبۃ ابن جناب الکلبی دار الفکر بیروت ۷/ ۲۶۷۰

[27] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۹۲، مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۹۹

(۶) امام احمد ونسائی وحاکم باسناد صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت فیھا قراء ة، فقلت من ھذا؟ قالوا حارثة بن نعمان کذٰلکم البر کذٰلکم البر[28]۔	میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا، وہاں قرآن کریم پڑھنے کی آواز آئی، پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کی گئی: حارثہ بن نعمان۔ نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے۔

یہ حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ خلافتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ میں راہی جنان ہوئے **قالہ ابن سعد فی الطبقات وذکرہ الحافظ فی الاصابة**[29] (ابن سعد نے طبقات میں اور حافظ نے اصابہ میں اس کو ذکر کیا۔ ت)

(۷) ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلًا راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت نحمة من نعیم[30]۔	میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکارسنی۔

یہ نعیم بن عبداللہ عدوی معروف بہ نحام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

کما ذکرہ موسٰی بن عقبة فی المغازی عن الزھری وکذا قالہ ابن اسحٰق ومصعب الزبیری واٰخرون کما فی الاصابة[31]۔	جیسا کہ موسٰی بن عقبہ نے مغازی میں زہری کے حوالے سے اس کو ذکر کیا یوں ہی کہا ابن اسحٰق اور مصعب زبیری اور دیگر علماء نے جیسا کہ اصابہ میں ہے۔ (ت)

---

[28] مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۳۶/۶، المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة مناقب حارثہ بن نعمان دار الفکر بیروت ۲۰۸/۳، الاصابة فی تمییز الصحابة بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۲۹۸/۱

[29] الاصابة فی تمییز الصحابة بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۲۹۹/۱، الطبقات الکبرٰی لابن سعد ترجمہ حارثہ بن نعمان دار الفکر بیروت ۴۸۸/۳

[30] الطبقات الکبرٰی لابن سعد الطبقة الثانیة من المہاجرین والانصار ترجمہ نعیم بن عبداللہ المعروف النحام دار صادر بیروت ۱۳۸/۴

[31] الاصابة فی تمییز الصحابة ترجمہ نعیم بن عبداللہ ۸۷۷۶ دار صادر بیروت ۵۶۸/۳

سبحان اللہ! جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور۔

(۸) امام ابو بکر بن ابی الدنیا، ابوالمخارق سے مرسلاً راوی، حضور پر نور صلوات اللہ سلامہ علیہ فرماتے ہیں:

مررت لیلۃ اسرٰی بی برجل مغیب نور العرش، قلت: من ھذا، املک؟ قیل: لا۔ قلت: نبی؟ قیل: لا۔ قلت: من ھذا؟ قال: ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ تعالٰی وقلبہ معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط[32]۔	یعنی شب اسرٰی میرا گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا، میں نے فرمایا: یہ کون ہے، کوئی فرشتہ ہے؟ عرض کی گئی: نہ۔ میں نے فرمایا: نبی ہے عرض کی گئی: نہ۔ میں نے فرمایا کون ہے؟ عرض کرنے والے نے عرض کی: یہ ایک مرد ہے دنیا میں اس کی زبان یادِ الٰہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا، اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا۔

ثم اقول وباللہ التوفیق (پھر میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ت) کیوں راہ دور سے مقصد قرب نشان دیجئے، ز فیض قادریت جوش پر ہے، بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے۔ حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرٰی اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس کے ہمراہ بیت المعمور میں گئے حضور پر نور کے پیچھے نماز پڑھی، حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ **والحمدللہ رب العٰلمین** (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)

اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر؟ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاں ہم سے سنے۔ **واللہ الموفق**۔ ابن جریر وابن ابی حاتم و ابویعلٰی وابن مردویہ و بیہقی وابن عساکر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ

[32] الدرالمنثور بحوالہ ابن ابی الدنیا تحت الآیۃ ۲/۱۵۲ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۱/۱۴۹، الترغیب والترھیب بحوالہ ابن ابی الدنیا کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ الخ مصطفی البابی مصر ۲/ ۳۹۵

تعالٰی عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی، حضور اقدس سرورعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثم صعدت الی السماء السابعۃ فاذاانا بابراھیم الخلیل مسندالظھرہ الی البیت المعمور (فذکر الحدیث الی ان قال) واذابامتی شطرین شطرعلیھم ثیاب بیض کانھاالقراطیس وشطرعلیھم ثیاب رمد فدخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیھم الثیاب البیض وحجب الاخرون الذین علیھم ثیاب رمد وھم علی خیر فصلیت انا ومن معی من المومنین فی البیت المعمور ثم خرجت انا ومن معی[33] (الحدیث)	پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا، ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرماہیں اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پائی، ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح، اور دوسری قسم کا خاکستری لباس۔ میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیااور میرے ساتھ سپید پوش بھی گئے، میلے کپڑوں والے روکے گئے مگر ہیں وہ بھی خیر وخوبی پر۔ پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمور میں نمازپڑھی۔ پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔

ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہٖ عزوجل شریف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی۔ تو حضور غوث الورٰی اور حضور کے متنسبان باصفا تو بلاشبہہ ان اجلی پوشاک والوں میں ہیں، جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جاکر نمازپڑھی، والحمدللہ رب العالمین (سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جوپروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت) اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے، اور جب یہاں تک بحمداللہ ثابت تو معاملۂ قدم میں کیاوجہ انکار ہے کہ قولِ مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیاجائے۔ ہاں سند محدثانہ نہیں۔۔۔۔۔ پھر نہ ہو۔۔۔۔۔ اس جگہ اسی قدر بس ہے۔ سند معنعن عـــہ کی حاجت نہیں،

عـــہ: ایسی روایت جس میں ایک راوی دوسرے راوی سے "عن فلان" کے لفظ سے روایت کرے۔

[33] تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲۹۴/۳، دلائل النبوۃ للبیہقی باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرج بہ الی السماء دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۳۹۲ـ۳۹۳، الدرالمنثور بحوالہ ابن جریر وابن حاتم وغیرہ الخ تحت الآیۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۷۲/۵

کما بیناہ فی رسالتنا "ھدی الحیران فی نفی الفیئی عن سیدالا کوان" (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "ھدی الحیران فی نفی الفیئی عن سیدالا کوان" میں اسے بیان کیا ہے۔)

امام جلال الدین سیوطی نے "مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء" میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ "بابی انت وامی یارسول اللہ"[34]

لم اجدہ فی شیئ من کتب الحدیث الاثر (الی قولہ) بالاحکام[35]۔	میں نے یہ روایت کسی کتاب حدیث میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اور امام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اور ایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے تعلق نہیں۔

اور یہ تو کسی سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارھم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلان عن فلان میں منحصر نہیں، وہاں ہزار ہا ابواب وسیعہ واسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں سے کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں، تو اپنے طریقہ سے نہ پانے کو ان کی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے۔

انسان کی سعادت کبرٰی ان مدارج عالیہ ومعارک غالیہ تک وصول رہے۔۔۔۔۔۔اور اس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم، نہ کہ معاذاللہ انکار وتکذیب کو سخت مہلکہ ہائلہ ہے، والعیاذباللہ رب العٰلمین (اور اللہ تعالٰی کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)۔۔۔۔۔۔جیسے آج کل ایک بحرینی بے بہرہ نے رسالہ "لباب المعانی" سیاہ کرکے مصر میں چھپوایا اور صرف اس پر کہ حضرت امام عارف باللہ، ثقہ، حجت، فقیہ، محدث، امام القراء، سیدی ابوالحسن علی نورالملۃ والدین شطنوفی قدس سرہ الصافی الصوفی نے کتاب بہجۃ الاسرار شریف میں باسناد صحیحہ حضرت امام اجل سیدی احمد رفاعی قدس سرہ الرفیع پر حضور پرنور سید الاولیاء حضرت غوث الورٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تفضیل روایت فرمائی، نہ صرف اس امام جلیل وکتاب جمیل بلکہ خاک بدہن گستاخ جناب اقدس میں

[34] نسیم الریاض بحوالہ مناھل الصفافی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۲۴۸/۱

[35] نسیم الریاض بحوالہ مناھل الصفافی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۲۴۸/۱

کوئی دقیقہ بے ادبی اٹھانہ رکھا۔ نعوذباللہ من الخذلان ولاحول ولاقوۃ الاباللہ القادر المستعان (ہم ذلت ورسوائی سے اللہ تعالٰی کی پناہ چاہتے ہیں جو قدرت والا ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ت)

یہ لباب عجاب اول تاآخر جہالات فاضحہ وخرافات واضحہ کالب لباب ہے۔ کثرت مسائل کے نام فرصت عنقانہ ہوتا تو فقیر اس کارد لکھ دیتا۔ مگر الحمدللہ نار باطل خود منطفی عـــہ۱ ہے اور ہمارے بلاد میں اس کا شریکسر منتفی عـــہ۲ فلاحاجۃ الی اشاعۃ خرافاتہ ولو علی وجہ الرد (اس کی خرافات کو شائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اگرچہ بطور رد ہو۔ت)

بالجملہ روایت نہ عقلاً دور نہ شرعاً مہجور، اور کلمات مشائخ میں مسطور وماثور اور کتب احادیث میں ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکور۔۔۔۔۔۔نہ روایاتِ مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور، اور قدرت قادر وسیع وموفور، اور قدر قادری کی بلندی مشہور، پھر ردوانکار کیا مقتضائے ادب وشعور۔ والحمدللہ العزیز الغفور، واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ اتم واحکم (اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو عزت والا بہت بخشنے والا ہے اور اللہ سبحانہ تعالٰی خوب جانتا ہے اور اس کا علم خوب تام اور خوب مضبوط ہے۔ت)

مسئلہ ثالثہ

مسئلہ ۸: مسؤلہ مولوی نور محمد صاحب کانپوری، ملازم کارخانہ میل کاٹ واقع دیوان، ۹ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ۔

ماقولکم یا علماء الملۃ السمحۃ البیضاء ومفتی الشریعۃ الغراء فی ھٰذہٖ:	آپ کا کیا ارشاد ہے اے فراخ وروشن ملت کے عالمو اور اے چمکدار شریعت کے مفتیو! اس مسئلہ میں)ت)

مولود غلام امام شہید، صفحہ ۵۹ سطر ۱۱ میں لکھاہے کہ: "شب معراج میں حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی روح پاک

عـــہ۱: بُجھی ہوئی۔　　عـــہ۲: ختم، نیست ونابود۔

نے حاضر ہو کر گردنِ نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور خواجہ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم گردن غوث اعظم پر قدم مبارک رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور اس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا: میں آپ کے فرزندوں اور ذریات طیبات سے ہوں، اگر آج اس نعمت سے کچھ منزلت بخشئے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا۔ فرمایا کہ: "تو محی الدین ہے اور جس طرح میرا قدم تیری گردن پر ہے اسی طرح کل تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔"

اور اس روایت کی دلیل یہ لکھی ہے کہ صاحب منزل اثنا عشریہ بھی تحفۃ القادریہ سے لکھتے ہیں اسی کتاب کے صفحہ ۵۸ سطر ۵ میں مرقوم ہے کہ:

"خواجہ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خوش ہو کر سوار ہونے لگے براق نے شوخی شروع کی، جبریل علیہ السلام نے کہا: کیا بیجر متی ہے، تو نہیں جانتا کہ تیرا راکب کون ہے؟ خلاصہ ہژدہ ہزار عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (اٹھارہ ہزار جہانوں کے خلاصہ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو اللہ کے سچے رسول ہیں۔ت) براق نے کہا کہ اے امین وحی الٰہی! تم اس وقت خفگی مت کرو مجھے رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جناب میں ایک التماس ہے۔ فرمایا: بیان کرو۔ عرض کیا: آج دولت زیارت سے مشرف ہوں کل قیامت کے دن مجھ سے بہتر براق آپکی سواری کے واسطے آئیں گے، امیدوار ہوں کہ حضور سوائے میرے اور کسی براق کو پسند نہ فرمائیں۔"

صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہیں کہ: "وہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایا اور اتنا بڑھا اور اونچا ہوا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا۔"

پس استفسار اس امر کا ہے کہ آیا یہ روایت صحاح ستہ وغیرہ احادیث وشفائے قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ فن میں موجود ہے یا نہ۔ بیان کاف وشاف بالاسانید من المعتبرات المعتقدات بالبسط والتفصیل جزاکم اللہ خیرا۔ بینواتوجروا (معتبر ومعتمد سندوں کے ساتھ کافی وشافی بیان پوری شرح وتفصیل کے ساتھ ارشاد فرمائیں۔ اللہ تعالٰی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ بیان کرو اجر پاؤ گے۔ت)

الجواب:

کتب احادیث وسِیَر میں اس روایت کا نشان نہیں۔ رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر، بلکہ صریح اباطیل وموضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اثنا عشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری نہ کہیں اس کا

تذکرہ دیکھا۔

تحفہ قادریہ شریف اعلٰی درجہ کی مستند کتاب ہے اس کے مطالعہ بالاستیعاب سے بارہامشرف ہوا، جو نسخہ میرے پاس ہے یا اور جو میری نظر سے گزرا ان میں یہ روایات اصلانہیں۔ [عـــہ۱]

بایں ہمہ اس زمانہ کے مفتیان جہول، مخطیان غفول [عـــہ۲] نے جو اس کا بطلان یوں ثابت کرنا چاہا کہ سدرۃ المنتہٰی سے بالا عروج کیا اور اس میں معاذاللہ حضور اقدس وانور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر حضور پُرنور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تفضیل نکلتی ہے [عـــہ۳] یہ محض تعصب وجہالت ہے جس کا رد فقیر نے ایک مفصل فتوٰی میں سترہ سال ہوئے کیا، جبکہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کٹھور ضلع سورت سے ایک سوال آیا تھا۔ [عـــہ۴]

فاضل عبدالقادر قادری ابن شیخ محی الدین اربلی نے کتاب "تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر" رضی اللہ تعالٰی عنہ میں یہ روایت لکھی ہے [عـــہ۵] اور اسے جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمہ اللہ

عـــہ۱: تحفہ قادریہ، حضرت شاہ ابوالمعالی قادری (۱۱۱۶ھ) کی فارسی تالیف ہے جس میں حضور غوث الورٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حالات اور کرامات کا تذکرہ ہے۔ آپ اپنے وقت کے سربرآوردہ مشائخ میں شمار ہوتے ہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے آپ کے ارشاد پر اشعۃ اللمعات اور شرح فتوح الغیب مکمل فرمائی۔ آپکامزار لاہور میں واقع ہے۔

تحفہ قادریہ کے قلمی نسخے اکثر کتب خانوں میں موجود ہیں، اصل فارسی نسخہ تاحال طبع نہ ہوا، البتہ اس کا اردو ترجمہ (۱) سیرت الغوث مولفہ محمد باقر نقشبندی (۱۳۲۳ھ) مطبع منشی نولکشور پریس لاہور اور (۲) تحفہ قادریہ (اردو ترجمہ) مولفہ مولانا عبدالکریم (۱۳۲۴ھ) ملک فضل الدین تاجر کتب لاہور کے ناموں سے شائع ہوچکے ہیں۔

عـــہ۲: جاہل، غافل اور خطاکار مفتی۔

عـــہ۳: دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی، مدرسہ دیوبند کے اساطین مولوی خلیل احمد اور مولوی رشید احمد انبیٹھوی کے فتاوٰی کی تردید ہورہی ہے، یہ فتاوٰی موجودہ رسالہ مبارکہ میں شامل کردیے گئے ہیں۔

عـــہ۴: ملاحظہ ہو مسئلہ ثانیہ رسالہ ہذا۔

عـــہ۵: تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ، المنقبۃ الاولٰی، سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ، فیصل آباد، ص ۲۵، ۲۴

کی کتاب حرزالعاشقین سے نقل کیا ہے۔اور ایسے امور میں اتنی ہی سند بس ہے۔اس کا بیان فقیر کے دوسرے فتوے میں ہے جس کا سوال ۱۷ربیع الآخر شریف ۱۳۱۰ھ کو اوجین سے آیا تھا، عــــہ وباللہ التوفیق،واللہ تعالٰی اعلم (اور توفیق اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے، اور اللہ تعالٰی خوف جانتا ہے۔ت)

رسالہ
فتاوٰی کرامات غوثیہ
ختم ہوا۔